احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 26-جنوری 1999ء - 8 شوال 1419 ہجری - 26 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 20

سجدہ میں دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب مایقول فی الرکوع والسجود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا (-) دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-223)

حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب وفات پا گئے

حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود لندن میں بعمر 96 سال 15- جنوری 1999ء کو اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ 24- دسمبر 1902ء کو حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام "عبدالسلام" رکھا۔ آپ کے والد محترم' آپ کے دادا حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب اور چچا حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل ہیں۔

حضرت قاضی صاحب کو چار خلفاء احمدیت کے بابرکت ادوار سے فیض یاب ہونے اور مقبول خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ قیام پاکستان سے کئی برس پیشتر مشرقی افریقہ (کینیا) تشریف لے گئے اور محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی۔ یہاں آپ کو نمایاں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی جماعت احمدیہ نیروبی کے صدر رہے۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ تشریف لائے تو محلہ دارالصدر شمالی میں بطور سیکرٹری مال و صدر محلہ خدمات انجام دیتے رہے۔

دو مربیان سلسلہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی انچارج امریکہ' برطانیہ و رئیس المربیان مشرقی افریقہ اور محترم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری آپ کے داماد ہیں۔ آپ کی علالت کے دوران اردو کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بڑی محبت سے آپ کی علالت کا تذکرہ فرماتے ہوئے دعا کی تحریک کی۔

16- جنوری 1999ء کو بمطابق 27- رمضان المبارک کے درس القرآن کے اختتام

باقی صفحہ 7 پر

ہر وقت دعا ورد زبان رکھو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

خوب سمجھ لو کہ اگر تم آہ و بکا اور عجز و انکسار میں سستی کرو گے تو خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے انسان خدا کا محتاج ہے نہ کہ خدا انسان کا۔ انسان کو خدا کی ضرورت ہے نہ کہ خدا کو انسان کی۔ ہم فقیر ہیں اور خدا غنی اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں نہ کہ وہ ہمیں اپنے فضل اور رحم سے جگائے اور پھر بھی ہم اس سے کچھ نہ مانگیں۔ پس سستی کو چھوڑ کر دعائیں کرنے کی عادت ڈالو۔ کئی لوگ صرف فرض عبادت کو ضروری سمجھتے ہیں اور دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے سے غافل رہتے ہیں۔ مگر یہ بھی دہریت کی ایک رگ ہے جب کوئی قوم ذکر الٰہی کو چھوڑ دیتی ہے تو ایک فضول چیز کی طرح نکال کر پھینک دی جاتی ہے۔ مدرسہ کے افسروں کو چاہئے کہ اپنے اندر دعا اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالیں اور پھر طالب علموں کو اس میں لگائیں۔ تم سب لوگ چوکس اور ہوشیار رہو۔ اور ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو۔ مگر آج کل خاص دن ہیں ان میں ضرور ضرور بہت بہت دعائیں کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان روکوں کو ہٹا دے جو ہمارے راستہ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھ دے۔ خصوصاً قادیان کے لوگوں کو۔ کہ دعا کرنے میں کبھی سست نہ ہوں۔ اور یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا کام ہو گیا ہے۔ ہم ہر وقت خدا تعالیٰ کی مدد اور تائید کے محتاج ہیں اور جتنی جتنی ہماری عمریں بڑھتی جاتی ہیں اتنی ہی زیادہ احتیاج بھی ہوتی جاتی ہے اس لئے کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ جس قدر امتحان کے دن قریب آتے ہیں اسی قدر زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور اس وقت سست لڑکے بھی چست بن جاتے ہیں۔ تم بھی کسی وقت سست نہ ہو اور کبھی یہ نہ سمجھو کہ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ موت تک تمہارا کام ختم نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کے حضور دن رات ایک کر کے عرض کرو۔ اور دعاؤں کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے۔ غرضیکہ ہر وقت ورد زبان رکھو۔ دعا صرف زبان سے ہی نہیں کی جاتی۔ بلکہ ہر ایک عضو دعا کرتا ہے۔ کیا جب آنکھیں عجز و نیاز سے آنسو بہاتی ہیں تو وہ دعا نہیں ہوتی۔ پھر کیا جب عاجزانہ شکل بنتی ہے تو وہ منہ دعا نہیں کرتا۔ یا جب ہاتھ گھٹنوں پر گرتے ہیں تو دعا نہیں کرتے یا جب کمر خدا کے حضور جھکتی ہے تو وہ دعا نہیں کرتی۔ سب اعضاء پاؤں۔ ماتھا۔ ناک کان۔ انگلیاں سب دعا کرتی ہیں اور سب سے زیادہ دل دعا کرتا ہے۔ پس ہر وقت دعا کی عادت ڈالو۔ عادت سے مراد غفلت کی عادت نہیں بلکہ تکرار کی عادت ہے کہ تمہیں ہر وقت خدا یاد رہے۔ جب ایسا کرو گے تو خدا کے فیض کے دروازے تم پر کھل جائیں گے۔

(خطبات محمود جلد 5 ص 16[illegible]-167)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

حیات قدسی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے حیران کن واقعات

دس بچوں کی خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد سعادت میں خاکسار ایک وفد میں شامل ہو کر برہمن بڑیہ اور بنگال کے دوسرے علاقوں میں بغرض دعوت الی اللہ گیا۔ اس وفد میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب' حضرت حافظ روشن علی صاحب' حضرت میر قاسم علی صاحب اور جناب مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مرحوم بھی شامل تھے۔ شب و روز کی محنت اور غذا اور آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے میں شدید طور پر بیمار ہو گیا اور فالج کی علامات کا آغاز ہونے لگا اور مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا سر سے لے کر پاؤں تک میرے بدن کے دو حصے ہیں۔ میں نے جب اس حالت کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے کیا تو حضور نے انگشت بدنداں ہو کر افسوس کا اظہار فرمایا اور میرے لئے ٹنکچر آف اسٹیل' ہیرا ہنگ اور ایسٹرن سرپ استعمال کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس کے بعد میں اپنے سسرال کے گاؤں پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا۔ وہاں اپنے برادر نسبتی حکیم محمد حیات صاحب مرحوم کے زیر علاج عرصہ تک رہا۔ لیکن اچھا نہ ہو سکا۔

اس دوران جب ایک دفعہ میری حالت شدت مرض کی وجہ سے نازک ہو گئی اور جملہ متعلقین نے مایوسی کے آثار دیکھے تو میری اہلیہ نے جو اس وقت صرف ایک لڑکے اور لڑکی کی والدہ اور بالکل جوان تھیں۔ پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں رقت قلب سے میری صحتیابی کے لئے دعا کی ان میں یہ خوبی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعا کرنے والی ہیں اور خدا تعالیٰ سے رؤیائے صادقہ اور الہامی بشارات سے بھی بعض خاص مواقع پر نوازی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی جب انہوں نے تضرع اور خشوع سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بشارت دی گئی کہ مولوی صاحب ایک چراغ (دیا) ہیں اگر یہ چراغ بجھ جائیں تو خدا تعالیٰ تمہیں کافی ہوگا۔" اس پر میری اہلیہ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ حضور! ہمارے حال پر رحم فرمائیں اور اس چراغ کو بھی جلتا رہنے دیں اور آپ خود بھی ہمارے لئے کافی ہوں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے جواب میں ان کو بشارت دی گئی کہ مولوی صاحب نہیں مریں گے جب تک کہ ان کے ہاں دس بچے پیدا نہ ہو جائیں۔ اس الٰہی بشارت کے متعلق ہمارے ہاں دس بچے ہی پیدا ہوئے اور اس کے بعد اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔

(حیات قدسی جلد سوم ص 57)

جنگ عظیم کے متعلق خبر

یورپ کی جنگ عظیم شروع ہونے سے پہلے مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی قدوس ہستی ایک جگہ شمال کی جانب منہ کر کے کھڑی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کا قد و قامت اتنا بڑا اور اونچا معلوم ہوتا ہے کہ باوجود انسانی تمثل میں ہونے کے قد زمین سے لے کر آسمان تک ہے۔ اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک پاؤں سمندروں پر ہے اور دوسرا پاؤں خشکیوں پر اور جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے چمٹے ہوئے ہیں جیسے کسی درخت کے ساتھ چیونٹے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ میں بھی قریب ہی کھڑا ہوں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان عام فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت کلام فرمانے لگے ہیں سب لوگ اس کو توجہ سے سنیں۔ چنانچہ ہم سب احمدی افراد اللہ تعالیٰ کا کلام سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو گئے اور سب کے دل میں بہت بڑی مسرت کا احساس ہے کہ ہمیں بھی کلام الٰہی سننے کا موقعہ ملے گا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے اردو میں مندرجہ ذیل کلام فرمایا۔

اب ہم دنیا میں نئے انقلاب پیدا کرنے کے لئے نئے حوادث ظہور میں لائیں گے

اس مقدس کلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قدم کو جو سمندروں پر تھا جنبش دی۔ تب سمندروں میں تموج اور تلاطم پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا قدم جو خشکیوں پر تھا اللہ تعالیٰ نے اسے جنبش دی۔ تب خشکیوں میں زلزلوں کے حادثات شروع ہو گئے اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا کے کچھ عرصہ بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے عین مطابق جنگ یورپ شروع ہو گئی۔ جس نے بحر و بر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ تباہی ڈالی جس کی پہلے نظیر نہ ملتی تھی۔

(حیات قدسی جلد 3 ص 67)

خواب میں پتہ بتایا گیا

جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی تو جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ میں ان دنوں حضرت اقدس کے ہی زیر علاج تھا۔ آپ کی وفات کے کچھ روز بعد میں اپنے سسرال کے گاؤں پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ چلا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا تو شدت بیماری سے زیادہ نڈھال ہو گیا۔ وہ دن بیماری کی شدت اور مالی پریشانی کے اعتبار سے میرے لئے بہت ہی سخت تھے۔ میں نے اس تکلیف کو تمثیلاً خواب میں اس طرح دیکھا کہ میں ایک زہر کا پیالہ پی رہا ہوں اس پیالہ کو خوشی کے ساتھ پیتے جانا رضا بالقضاء کے معنوں میں تھا۔

اسی تکلیف کی حالت میں میں نے ایک دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور دعا کے لئے عریضہ لکھا اور اس میں بیماری اور مالی پریشانی کی تکلیف کا اظہار کیا۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے تحریر فرمایا کہ جتنی رقم کی آپ کو ضرورت ہے وہ لکھیں تاکہ بھجوا دی جائے نیز آپ نے دعا بھی کی۔ جواباً عرض کیا کہ روپیہ بھجوانے کی بجائے بھی دعا ہی کریں آپ کی دعا کی برکتیں ہی میرے لئے کافی ہو جائیں گی اس عریضہ کے لکھنے پر ابھی چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ ایک احمدی دوست نے سیالکوٹ کے ایک گاؤں سے بہت بڑی رقم میرے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی اور ساتھ ہی انہوں نے تحریر کیا کہ رقم مرسلہ کے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا کہ فلاں شخص نے یہ رقم بھیجی ہے بلکہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ رقم بھیجی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں فرمایا کہ اتنی رقم مولوی غلام رسول راجیکی کے نام فلاں پتہ پر جلدی بھجوا دوں۔ اور آپ کا پتہ بھی مجھے خواب میں ہی بتایا گیا۔

ایک اور برکت

ابھی اس رقم کے پہنچنے پر ایک ہفتہ ہی گزرا ہو گا اور میں بستر علالت پر ہی تھا کہ اچانک میری اہلیہ مکرمہ کے ایک بھائی صاحب نے بتایا کہ آپ کی ملاقات کے لئے لاہور سے تین چار احمدی دوست آئے ہیں ان کے لئے باہر درختوں کے نیچے بیٹھنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔

جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت قریشی حکیم محمد حسین اور میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم جو میرے خاص شاگردوں میں سے تھے اور انہوں نے مجھ سے قرآن کریم کا ترجمہ مع تفسیر

باقی صفحہ 7

دہلیز پر

زندگی لٹکی ہوئی ہے موت کی دہلیز پر
آگ بھی دہلیز پر ہے خون بھی دہلیز پر

فرقہ بندی' تفرقے' فتنے ہیں اور فسق و فساد
بے یقینی' خوف' دھوکا' دھاندلی دہلیز پر

فصل کاٹو اب مکافاتِ عمل کا دور ہے
ایک دن طوفاں کو آنا تھا تری دہلیز پر

کیا ترقی اس طرح کی ہے کسی بھی قوم نے
سیم و زر ایواں میں علم و آگہی دہلیز پر

لگ گیا ہے خون منہ کو پڑ گئی پیسے کی لت
دین و دنیا کی خرابی آ گئی دہلیز پر

چاہئے تیری حفاظت' تیری نصرت' تیرا رحم
رکھ دیا ہے اپنا سر مولیٰ تری دہلیز پر

امۃ الباری ناصر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر18- فرمودہ 10- جنوری 1999ء

نوع انسانی نے اپنے فرائض ادا نہ کئے تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر اور مخلوق لے آئے گا

نابالغ لڑکی بالغ ہونے کے بعد اپنے نکاح کو قائم رکھنے کا خود فیصلہ کر سکتی ہے

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 10 جنوری 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں رمضان مبارک کے عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 132 تا 135 کا درس دیا۔

آیت 128

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے سورہ نساء کی آیت نمبر 128 کی وضاحت میں بعض حوالے رہ گئے تھے وہ بیان کرنے ہیں۔

حضور نے فرمایا آیت نمبر 128 میں نابالغ بچیوں کے نکاح کا ذکر ہے۔ میں نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ جب ایسی بچیوں کا نابالغی کی عمر میں نکاح کر دیا جائے تو بلوغت کے بعد ان کو یہ اختیار ہے کہ ولی کے اس فیصلہ کا انکار کر دیں یا اثبات کریں۔ اس میں اختلاف یہ ہے کہ بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر والد نے بیٹی کا نکاح کیا ہو تو نکاح جائز ہے۔ اگر والد کے علاوہ کسی ولی کے ذریعے نکاح ہوا تو خیار بلوغ ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت مصلح موعود کے حوالے سے فقہ احمدیہ کا موقف بیان فرمایا کہ اس موقف کی تائید میں نص صریح پیش کرنا مشکل ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے نص صریح سے جو استنباط کیا ہے وہ آنحضورؐ کا ارشاد ہونے کی وجہ سے نص صریح کا ہی مقام رکھتا ہے۔ اس کو محض حدیث کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ نص صریح سے کیا جانے والا استنباط واجب التعمیل ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لڑکی کی شادی اس عمر میں جائز ہو گی جب وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھ سکتی ہو۔ دین حق کا حکم عورت کی رضامندی حاصل کرنا ہے۔ اگر اس عمر میں اس کی رضامندی حاصل کی گئی ہے جب وہ اپنے نفع و نقصان کو نہیں سمجھ سکتی اس وقت تک اس کی رضامندی کی بات کرنا محض دھوکا ہے۔ یعنی نابالغی کی حالت میں یہ کہنا کہ اس نے رضامندی دے دی ہے عملاً دھوکہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے مذہب میں اشد ضرورت کے وقت چھوٹی عمر میں شادی ہو سکتی ہے۔ کئی حالات ایسے ہو جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی شادی چھوٹی عمر میں ہوئی یعنی نکاح چھوٹی عمر میں ہوا۔ رخصتانہ پھر بعد میں ہوا جب کہ قطعی طور پر آپ کی تائید اس میں شامل تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا دھوکہ سے یہ مراد نہیں کہ ایسی ساری شادیاں دھوکا ہوں گی بلکہ یہ کہنا کہ اس چھوٹی عمر کی شادی کے بعد عورت کی عمر بڑی ہو جانے کے بعد کسی رضامندی کی ضرورت نہیں یہ بات دھوکا ہے۔

لڑکی کا اختیار

حضرت مصلح موعود کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا لڑکی کا اختیار ہے کہ بڑی ہو کر اگر اسے رشتہ پسند نہیں تو مجسٹریٹ کے ذریعے درخواست دے کر نکاح فسخ کرا لے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں پر مجسٹریٹ کے لفظ کو قاضی پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت پاک و ہند کے حالات میں قاضی کو الگ طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ مطلب بہرحال قاضی ہے۔ حضور نے فرمایا عام طور پر باقی فقہا اس بات کے قائل ہیں کہ اگر باپ نے نکاح کروایا ہو تو وہ فسخ نہیں ہو سکتا مگر ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر صورت میں فسخ ہو سکتا ہے چاہے نکاح باپ نے کروایا ہو یا کسی اور ولی نے لڑکی کی رائے بلوغت کے بعد باپ کی رائے پر مقدم ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بعض روایات بیان فرمائیں جن سے جماعت احمدیہ کا موقف کھل کر واضح ہو جاتا ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور ذکر کیا کہ اس کے والدین نے اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کا نکاح کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس لڑکی کو اختیار عطا فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑی قطعی روایت ہے۔

ترمذی باب النکاح سے ایک اور روایت بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مشورہ کرو۔ اگر خاموش رہے تو اجازت ہے۔ اگر انکار کرے تو کوئی اقدام جائز نہیں۔

ابن ماجہ باب النکاح سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی۔ اور عرض کی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میری شادی طے کر دی ہے۔ تاکہ اس کی غربت کو میرے ذریعے سے دور کر سکے۔ آنحضرت ﷺ نے اس لڑکی کو اختیار دیا۔ اس پر وہ کہنے لگی میرے والد نے جو کیا وہ درست ہے میں اس کی اجازت دیتی ہوں۔ میرا ارادہ یہ بات کرنے سے یہ تھا کہ عورتوں کو اس بارے میں علم ہو جائے کہ عورتوں کا کیا حق ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا طریق اس لڑکی نے اختیار کیا۔ یہ حدیث اس بارے میں حرف آخر ہے۔ مزید کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

آیت نمبر 132

حضور ایدہ اللہ نے آیت نمبر 132 وللہ مافی السمٰوات والارض کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ یقیناً ہم نے ان کو جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی حکم دیا تھا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اگر تم کفر کرو تو جو آسمانوں اور زمین ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ غنی اور صاحب حمد ہے۔

حضور نے غناء کے لفظ کے مطالب کے ذکر میں فرمایا' اللہ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہو تو میری صفات کی اتباع کر کے غنی بن سکتے ہو۔ حضور نے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کا وہ واقعہ یاد دلایا جس میں آپ نے بیان کیا کہ ایک فقیر کو دیکھا جو محض لنگوٹی پہنے ہوئے تھا اور خوشی سے چھلانگیں مار رہا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ کل تک تو تم غم سے سر جھکائے بیٹھے تھے اور آج خوشی سے اچھل رہے ہو اس نے کہا کہ جس کی ساری مرادیں پوری، ہو جائیں وہ کیا خوش نہ ہو گا۔ حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کہ تمہاری غربت کا حال تو آج بھی کل جیسا ہی ہے پھر تمہاری ساری مرادیں کیسے پوری ہو گئیں۔ اس نے کہا کہ جس کی مراد ہی کوئی نہ رہے تو گویا اس کی ساری مرادیں پوری ہو گئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیسا شاندار عارفانہ نکتہ ہے۔ یہ ہے غنی کا مطلب۔ کہ اللہ اپنے بندے کی ساری مرادیں اس طرح پوری کر دے کہ اسے مرادوں کی احتیاج ہی نہ رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اموال کی کثرت سے غناء نہیں مل سکتا اصل غناء تو نفس کا غناء ہوا کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا وللہ مافی السمٰوٰت سے واضح ہے کہ سب کچھ تو اللہ ہی کا ہے۔ جس کا سب کچھ ہو اس سے بڑا غنی اور کون سا ہو سکتا ہے۔ وہی ہے جو غنی ہے۔ یہاں تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ پہلے یہ احساس پیدا کرو کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ وہ سب کچھ لے بھی سکتا ہے اور دے بھی سکتا ہے۔ اگر اس کی طرف رجوع کرو گے تو وہ تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے۔ اس لئے اس کی رضا جوئی کرنی چاہئے جو ساری کائنات کا بادشاہ اور مالک ہے۔ اس کے بغیر حقیقی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی دولتیں تسکین نہیں بخش سکتیں۔ اس کی رضا ہے جو تسکین عطا کر سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت کے اگلے حصہ کا ذکر فرمایا کہ اگر تم انکار کرو گے تو تمہارے انکار کی کس کو پرواہ ہے۔ اس سے اس کی مملکت میں تو کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ اول یہ کہ وہ غنی ہے اور تعریف کا جہاں تک تعلق ہے اگر تم اس کے غنی ہوتے ہوئے بھی اس کی تعریف نہ کرو تو وہ حمد کا محتاج بھی نہیں۔ تعریف اس کی دائمی صفت ہے۔ وہ دائمی قابل حمد ہے۔

اس آیت کا گزشتہ سے تعلق بیان کرتے ہوئے حضرت امام رازی کی تفسیر کے ذکر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امام رازی کی تفسیر کی یہ خوبی ہے کہ وہ آیات کے باہمی تعلقات سے بھی گفتگو کرتے ہیں۔ یہ طریق باقی مفسرین کا نہیں۔ اگرچہ بعض اوقات جو تعلق ربط آیات کے ضمن میں وہ بیان کرتے ہیں اس میں کچھ کمزوری بھی ہوتی ہے لیکن اپنے طور پر پورے خلوص سے وہ ربط آیات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے معترضین کے اس اعتراض کا جواب مل جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ آیات کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ جب مرضی آیات اتری ہوں جس صورت میں قرآن جمع ہوا ہے وہ بہرحال ایک اعجاز ہے۔ آیات کا آپس میں بہرحال تعلق ہے۔ حضرت مصلح موعود کی تفسیر میں یہ بات بہت نمایاں ہے آپ نے آیات کا اور سورتوں کا باہمی ربط واضح فرمایا ہے۔

اس آیت کا پہلی آیت سے امام رازی نے جو تعلق بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی وسعت سے غنی کر دے گا۔ اس سے پہلے میاں بیوی کے تعلق میں ذکر ہے کہ وہ میاں بیوی جو سمجھتے ہوں کہ ہمارے تعلقات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ ہمارے اکٹھا رہنے سے ہمیں اللہ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی اور اس صورت میں وہ علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے کہ وہ ان کو وسعت عطا کر دے گا۔ کیونکہ وہ تو زمین و آسمان کا مالک ہے اور ساری وسعتیں اس کی ہیں۔ اس علیحدگی کی صورت میں تمہیں ادنیٰ بھی تردد نہیں چاہئے۔ کہ علیحدگی کی صورت میں تمہیں کوئی کمی واقع ہو گی بلکہ اللہ چاہے تو بے انتہا وسعتیں عطا کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے مستشرق' وہیری کے بارہ میں فرمایا کہ یہ بے چارہ ایسا بھٹک جاتا ہے۔ کہ یہ باتیں دیکھ کر اس کی کچھ پیش نہیں جاتی کہ ایسی

خوبصورت تعلیم ہے کہ اس پر اعتراض تو ہو نہیں سکتا مجبوراً یہ کہتا ہے کہ یہ بائبل سے لی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا حالانکہ بائبل کی یہ تعلیم ہی نہیں۔ قرآنی تعلیم کا عشر عشیر بھی بائبل میں نہیں۔ وہ بھی اچھی تعلیم ہے مگر محدود تر ہے۔ قرآن عالمگیر مذہب ہے اس لئے اس کی تعلیم بھی عالمگیر اور لامحدود ہے۔

وہیری کہتا ہے کہ بائبل کی نقل کی گئی ہے۔ اب آنحضرت ﷺ تو پڑھے لکھے نہ تھے کہ بائبل پڑھ سکتے۔ قرآن کریم کا بائبل کی تعلیم کو تسلیم کرنے سے مطلب یہ ہے کہ بنیادیں ایک ہیں جو بائبل میں بھی موجود ہیں لیکن قرآن کا مضمون ایسا ہے جو ساری کائنات پر حاوی ہے۔ بائبل کی تعلیم تو محدود ہے۔

تکرار کی حکمت

حضور ایدہ اللہ نے آیت کے اگلے حصے کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا، پھر آگے فرماتا ہے کہ وللہ ما فی السمٰوٰت والارض اللہ ہی آسمان و زمین کا مالک ہے۔ اور اللہ پاسبان کے طور پر کافی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہاں پر وللہ ما فی السموت والارض کی تکرار کی کیا ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ابن جریر طبری کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا وہ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ تکرار ہے تو بات یہ ہے کہ دونوں باتوں میں فرق ہے۔ اس لئے تکرار کی گئی ہے۔ ایک آیت میں ذکر ہے کہ سب اشیاء اللہ جو خالق ہے اس کی محتاج ہیں دوسری آیت میں خالق کے علیم ہونے اور تدبیر کرنے کا ذکر ہے۔

اب اس میں ایک اور بحث ہے کہ دو دفعہ نہیں یہ بات تین دفعہ بیان ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم کا طرز کلام یہ ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرنے کو بار بار دہراتا ہے کہ خبردار! خبردار! یہاں ٹھوکر کھانے کے امکانات ہیں۔ میاں بیوی کے جھگڑے ہوں یا دوسرے مسائل ہوں ان کے حل کی ایک ہی صورت ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کرو۔ حضور نے فرمایا تین دفعہ جو تکرار ہے اس سے میرے خیال میں پہلی دو دفعہ تو دونوں فریقین کو مخاطب کیا گیا ہے اور تیسری دفعہ ان کو جو بیچ میں پڑتے ہیں۔

تکرار کی ایک اور حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک اور وجہ تکرار کی اگلی آیت نمبر 133 ہے اس میں ایک بہت بڑی تنبیہ کی گئی ہے۔ اتنی زبردست تنبیہ ہے کہ ہوش اڑانے والی ہے۔ اللہ فرماتا ہے ان یشاء یذہبکم..... اللہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور دوسرے لے آئے دیگر مفسرین نے اس تنبیہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ دراصل وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کسی وقت انسان کی صف لپیٹی بھی جا سکتی ہے اور دوسرے لوگ آ سکتے ہیں اس میں آخرین کا ذکر ہے۔ جن کو اللہ نے زمین و آسمان کی اور اپنے دین کی شان و شوکت بحال کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر تم نے اللہ کی ذمہ داریاں کو ادا نہ کیا تو اللہ اوروں کو چن سکتا ہے

اول معنی وہی ہیں یعنی اس میں بنی نوع انسان کی صف لپیٹنے کی تنبیہ کی گئی ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ یہی ہونا چاہئے کیونکہ اس میں کسی قوم کا ذکر نہیں بلکہ سارے بنی نوع انسان کا ذکر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان آیات کی تائید میں میں نے اپنی کتاب ....Rationality میں اور آیات کا بھی ذکر کیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ یہ ممکن ہے بلکہ اللہ نے "جب وہ چاہے" کے الفاظ سے اس امکان کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے۔ کہ وہ ایسے لوگ لے آئے گا جو ان کاموں میں کوتاہی نہیں کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ سب اس وقت ہوگا جب ایک دفعہ غلبہ ہو چکا ہوگا پھر جب انکار کیا جائے گا تو کوئی جواز باقی نہیں رہے گا، کامل کتاب اور کامل مصلح کی آمد کے بعد اسے رد کرنے کا۔ پھر ایسے لوگ کسی حسن سلوک یا احسان کے مستحق نہیں رہیں گے۔ جیسے نوح کی قوم کو غرق کیا گیا تھا۔ نوح کا دائرہ تو محدود تھا۔ آنحضرت ﷺ کا دائرہ تو عالمگیر ہے۔ اس لئے سارے بنی نوع انسان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ یہ وجہ ہے تکرار کی۔

امام قرطبی کی رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا علماء کو اس وقت آیت کی پوری سمجھ نہیں آئی۔ کہ یہ کیسے ہو گا کہاں ہو گا۔ درحقیقت اس کے سوا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ امام قرطبی نے اس ضمن میں دوسری آیت کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ کسی کو جو رعیت ملے اور پھر وہ اس کا حق ادا نہ کر سکے اور یہ کہ جو عالم ہو مگر علم کے مطابق بات نہ کرے اور عمل نہ کرے تو خدا اسے لیجائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ بات بنتی نہیں۔ کتنے ہی علماء ہیں جو نہ عمل کرتے ہیں نہ نصیحت کرتے ہیں۔ وہ جاتے ہیں تو ان سے بدتر علماء آ جاتے ہیں۔ خدا کا عمل اس بات کو غلط قرار دے رہا ہے۔ مولانا ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا یہ لکھتے ہیں کہ یہ آیت سورہ جمعہ کی آیت کے ہم معنی ہے۔ انہوں نے آخرین کے ساتھ کچھ مشابہت محسوس کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے صحیحین کی روایت بیان فرمائی۔ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وآخرین منھم لما یلحقوابھم تو آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہ آخرین کون ہیں تو آپؐ نے فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا۔ حضور نے فرمایا ثریا ستاروں کے ایک جھمگٹ کو کہتے ہیں۔ جو بہت روشن ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے کچھ آدمی اسے واپس لے آئیں گے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ترمذی سے ایک اور روایت بیان کی۔ حدیث میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے عجمیوں کا ذکر کیا اور فرمایا میں ان پر یا فرمایا ان میں سے بعض پر اس سے زیادہ بھروسہ کر سکتا ہوں جتنا تم پر یا تم میں سے بعض پر اعتماد کرتا ہوں۔

بعض تم جو تشریحات بیان کرو گے ان کی اصلاح اور میرے اصل مفہوم کو قابل اعتماد طریقہ سے بیان کرنے میں میں عجمیوں پر زیادہ بھروسہ کرتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس لئے کہ آخرین میں عجمیوں کا ذکر ہے۔ اور اسی لئے مسیح موعود کو حکم و عدل قرار دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا اس میں خاص بات یہ ہے کہ راوی کے اضطراب کی وجہ سے یہ حدیث مسترد نہیں ہو سکتی کیونکہ جہاں میں نے راوی کے اضطراب کو حدیث کے مسترد کرنے کی وجہ ٹھہرایا ہے وہاں ایک بات دوسری بات کو رد کر رہی تھی اور تناقض پیدا ہو رہا تھا۔ یہاں یہ صورت نہیں ہے۔ پھر یہ کہ دوسری احادیث کے حوالے سے اس کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ "بعض پر" فرمایا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ فرمایا ہو کہ بعد میں آنے والے سب کے سب تم پر فائق ہوں گے۔ کیونکہ یہ بات قرآن کے خلاف ہے۔ یہاں ذکر یہ ہے کہ تم میں سے وہ مستثنیٰ ہیں جن پر میں کامل بھروسہ کر سکتا ہوں۔

آیت نمبر135

اس آیت میں من کان یرید ثواب..... کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے اس کا مطلب بیان فرمایا۔ جو دنیا کا بدلہ چاہتا ہے وہ جان لے کہ اللہ کے پاس دنیا کا بدلہ بھی ہے اور آخرت کا بھی ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا جب اللہ کے پاس زمین و آسمان میں سے سب کچھ ہے۔ تو اس سے زیادہ چاہو۔ ورنہ تمہارا ظرف چھوٹا رہ جائے گا۔ اور ایسے شخص کو ملے گا کچھ بھی نہیں۔ اپنا ظرف بڑھانے کی کوشش کرو۔

حضرت صاحب کا ایک غیر مطبوعہ مصرعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کو میں نے اپنے ایک مصرعے میں بیان کیا ہے۔ شاید یہ چھپا نہیں۔ وہ مصرعہ یہ ہے کہ۔

اس سے بوند مانگ آئے جس کا دل سمندر تھا

اس مصرعے میں میں نے اس آیت کے مضمون کو اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اللہ کو تو زمین و آسمان کی ملکیت حاصل ہے۔ اس سے صرف ثواب الدنیا مانگو گے تو یہ بڑی بے وقوفی کی بات ہوگی اس کے پاس آخرت کا ثواب بھی ہے اور وہ بہت سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ تمہاری کمزوریوں کو اور ضرورتوں کو دیکھ بھی رہا ہے۔ جو بصیراً اللہ ہے اس کو تو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے سامنے جب اپنی حاجات پیش کرو گے تو وہ تو بصیر ہے اس سے صرف دنیا نہ مانگو۔ علامہ الوسی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو شخص آخرت کی طلب کرتا ہے اس کے دل کو اللہ غنا عطا کرتا ہے۔ یہ غالباً اس لئے فرمایا کہ بہت سے آخرت طلب کرنے والے دعا تو مانگتے ہیں مگر ان کے مالی حالات وہی رہتے ہیں کیا ان سے صرف مرنے کے بعد کا وعدہ ہے؟ ایسا نہیں ہے بلکہ جو شخص سچے دل سے آخرت کی طلب کرتا ہے اللہ اسے اس دنیا میں امیر کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کی دنیا سے بے نیازی اس کو امیر کر دیتی ہے۔

مسند احمد بن حنبل سے ایک حدیث کے حوالہ سے حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کی فکر اور جس کا ارادہ صرف آخرت کا ہے۔ اللہ اس کے تمام امور کو انتشار سے بچا کر مجتمع کر دے گا۔ جو صرف آخرت کی امید کرتا ہے اللہ اسے دنیا میں غنا بخش دیتا ہے۔ تو گویا دنیا بھی مل گئی کہ اس کی پرواہ ہی نہ رہی۔ جو دنیا کو ترک کر دے دنیا اس کی طرف کشکول لئے بھاگی آتی ہے۔ جس نے دنیا کو تج کر آخرت پر نظر رکھی مسند احمد بن حنبل میں لکھا ہے کہ اللہ اس کے دل میں غناء پیدا کر دے گا۔ دنیا اس کی طرف آئے گی۔ اور جو صرف دنیا کو طلب کرتا ہے اللہ اس کی دنیا بھی ختم کر دے گا اور اسے احتیاج والا بنا دے گا۔ دنیا کی کمائی دل کا سکون نہیں بخش سکتی۔ بلکہ اسے بے قراری میں بدل کر جہنم کی آگ کی طرح بھڑکا دے گی۔ آخرت چاہو گے تو دنیا لونڈی اور غلام کی طرح مل جائے گی۔

ایک مفسر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا انہوں نے اس آیت کے حوالے سے پھر طعمہ کا ذکر کیا ہے۔ حیرانی ہوتی ہے کہ اللہ زمین و آسمان کی باتیں تین دفعہ تکرار سے بیان کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ چاہے تو تمہیں تبدیل کر دے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ یاد رکھنا یہ طعمہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ اتنے زبردست عالم ہیں۔ مگر جب ایک خیال دل پر طاری ہو جائے تو بڑی مصیبت ہو جاتی ہے وہ خیال دل سے دور ہی نہیں ہوتا۔

سوالات

آج سوالات کا دن تھا۔ حضور نے سوال کرنے کے لئے ایک نو عمر بچے کو اجازت دی حضور نے فرمایا یہ تین ہفتے سے اپنے سوال کو سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ عزیز موصوف نے کہا کہ میرے سوال کے تین حصے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہماری جماعت میں قرآن مجید کا درس کس خلیفہ نے سب سے پہلے دیا اور کب اور کہاں دیا۔

حضور نے جواباً ارشاد فرمایا حضرت خلیفہ اول نے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ اس وقت جب آپ خلیفہ بنے اور یہ درس آپ نے قادیان میں شروع کیا۔ اگرچہ آپ خلیفہ بننے سے پہلے بھی درس قرآن دیا کرتے تھے۔ حضور نے عزیز سے ان کے والد کی صحت کے بارے میں بھی دریافت فرمایا۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ جس طرح سے نابالغ لڑکی کو حق حاصل ہے کہ وہ بالغ ہونے کے بعد اپنے نکاح کے بارے میں فیصلہ کر سکیں تو کیا یہ حق لڑکوں کو بھی حاصل ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لڑکوں کو تو بدرجہ اولیٰ یہ حق حاصل ہے لڑکوں کو تو ولی کی ضرورت ہی نہیں۔ اس ضمن میں مزید سوال یہ کیا گیا کہ حق مہر کی ادائیگی کی کیا

باقی صفحہ 7 پر

شعرائے اردو ادب ———— راشد متین احمد صاحب

میر تقی میر

میر تقی میر کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں اردو ادب بالخصوص اردو شاعری کا ہر قاری میر کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ اٹھارہویں صدی عیسوی کا یہ بلند پایہ شاعر 1724ء میں علی متقی کے ہاں آگرہ میں پیدا ہوا۔ والد صوفیانہ مزاج رکھتے تھے اور دنیا کی مادی قدروں کا ان کو کچھ یقین نہ تھا وہ عشق ہی کو سب کچھ سمجھتے تھے اور عشق حقیقی کے پرستار تھے۔ میر کی طبیعت نے یہ جذبہ عشق اپنے والد سے ورثے کے طور پر پایا اور اپنی تمام عمر عشقیہ تجربات میں لگا دی جہاں اس کو پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا اور وہ میر تقی سے میر بن گیا۔ لیکن اس کو میر بنانے میں صرف یہ عشقیہ ناکامیاں ہی کارفرما نہ تھیں بلکہ وہ حالات و واقعات بھی تھے جنہوں نے اس کو تمام عمر ستائے رکھا۔

بہت چھوٹی عمر میں اس کے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا جس کا اسے ازحد صدمہ ہوا۔ والد کی وفات کے بعد میر اپنے چچا میر امان اللہ کے دست شفقت تلے آ گئے لیکن جلد ہی یہ مشفق وجود بھی بلانے والے کو لبیک کہتے ہوئے اس کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ اس وفات کا میر پر بہت گہرا اثر ہوا اور میر پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنا شروع ہو گئے۔ والد کے چھوڑے ہوئے ترکہ پر بھائیوں نے ہاتھ صاف کر لیا اور اس کسمپرسی اور بے بسی کی حالت میں فکر معاش نے ستانا شروع کیا تو میر تقریباً گیارہ، بارہ برس کی عمر میں تلاش معاش کے لئے آگرہ سے دلی آ گئے۔ مگر دلی، دلی کہاں رہی تھی ہر طرف بدامنی و انتشار تھا۔ امراء سلطنت انصرام سلطنت سنبھالنے کی بجائے عیش و عشرت میں غرق تھے اور ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرونی حملہ آور آئے دن یورشیں کرتے رہتے تھے جس سے زندگی کا سکون لٹ چکا تھا۔ مغل کمزور پڑ رہے تھے۔ اکثر ریاستیں خود مختاری کے دعوے کر رہی تھیں۔ یہ دور سیاسی، سماجی، ملکی اور معاشی اعتبار سے سخت انتشار اور بدامنی کا دور تھا۔ اس پر میر کے ذاتی حالات والد و چچا کی ناگہانی اموات، عزیز و اقارب کی بے رخی و سرد مہری تلاش معاش میں دربدر کی ٹھوکریں غرض وہ عمر جو کھیلنے کودنے اور حسین سپنوں میں کھو جانے کی ہوتی ہے میر اس عمر میں غم کے اتھاہ سمندر میں ڈوب گئے اور سراپا یاس و حرمان ہو گئے اور یہ تمام غم ان کے کلام میں جھلکنے لگا اور وہ ان کی شخصیت و سیرت کا عکاس بن گیا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم میر کو قنوطی کہہ دیں یا مردم بیزار و موت کا شاعر قرار دے دیں۔ باوجود اس کے کہ میر کو تمام عمر نہایت نامساعد حالات کا سامنا رہا، پے در پے ناکامیاں اس کا مقدر بنی رہیں مگر انہوں نے کبھی بھی کسی بھی مقام پر ہار نہیں تسلیم کی۔ ان کی شاعری میں اظہار غم ضرور ہے مگر یہ اظہار شکست ہرگز نہیں ہے۔ ان کا تصور غم تخیلی و فکری ہے وہ ایک مہذبانہ بغاوت کے ساتھ اپنے تمام کلام میں جلوہ افروز نظر آتے ہیں۔ کلام میر تڑپنے، تلملانے، آہیں بھرنے اور چھاتی پیٹنے کا ہرگز پیغام نہیں دیتا بلکہ وہ ہر قسم کے آلام و مصائب میں سینہ سپر رہنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ میر نے غم کو اپنی قسمت اور مقدر سمجھ کر قبول کیا مگر اس کو زندگی کی ایک نئی قوت بنا ڈالا۔ وہ سبزہ نومیدہ کی مانند سر اٹھاتے ہی پامال ضرور ہوئے مگر انہوں نے اپنے غم کو خود پر حاوی نہ ہونے دیا بلکہ انہوں نے دوسروں کے دکھ کو بھی محسوس کیا۔ ان کے کلام میں تشبیہوں اور استعاروں کی شکل میں اس دور کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں جس میں دلی لٹ رہی تھی۔

دل وہ نگر نہیں کہ پھر آباد ہو سکے
پچھتاؤ گے سنو ہو یہ بستی اجاڑ کے
یہ عیش گہ نہیں ہے یاں رنگ اور کچھ ہے
ہر گل ہے اس چمن میں ساغر بھرا لہو کا

عہد میر اردو شاعری کا دور زریں کہلاتا ہے جہاں ایک طرف میر نے غزل کو بام عروج پر پہنچایا تو دوسری طرف سودا و درد نے قصیدہ و تصوف میں نمایاں کام کیا۔ میر کا شمار سرتاج شعرائے اردو میں ہوتا ہے جس طرح اردو شاعری کی آبرو غزل ہے اسی طرح غزل کی آبرو میر ہے۔ اردو غزل کا جب بھی ذکر آئے گا میر کا ذکر بھی ضرور آئے گا۔ غزل میر کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعرائے اردو ادب رطب اللسان نظر آتے ہیں، ان تعریفات سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ میر کس قد و قامت کے شاعر ہیں۔ میر کی بڑائی و عظمت کا اقرار انہوں نے بھی کیا ہے جنہوں نے صنف غزل میں اپنا جگر خون کیا اور انہوں نے بھی جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ یہاں نمونہ کے طور پر صرف تین اساتذہ کے اقرار آپ کی خدمت میں پیش ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ میر نے ہر زمانے کے شاعر پر اپنی دھاک بٹھائی ہے اور اپنی عظمت کو منوایا ہے۔

سودا تو اس زمیں میں غزل در غزل ہی لکھ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرف
(سودا)

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا
(ذوق)

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں
(غالب)

غزل میر کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیت اس کا عوامی ہونا ہے وہ عوام کا شاعر ہے۔ اس کی زبان عام بول چال کی زبان ہے۔ اس کی شاعری عام روایتی شاعری سے ہٹ کر ہے وہ نہایت سادگی، خلوص اور صداقت سے بات کو بیان کرتا ہے۔

قدر رکھتی نہ تھی متاع دل
سارے عالم میں میں دکھا لایا
دل مجھے اس گلی میں لے جا کر
اور بھی خاک میں ملا لایا

کلام میر میں کمال درجہ کی ایمائیت پائی جاتی ہے الفاظ کا استعمال اس طرح کرتے ہیں کہ کوزے میں سمندر دکھائی دیتا ہے اور معنی کا اک جہان پیدا ہو جاتا ہے۔

کہا میں نے کتنا ہے گل کا ثبات
کلی نے یہ سن کر تبسم کیا
صبح تک شمع سر کو دھنتی رہی
کیا پتنگے نے التماس کیا

میر اپنی شاعری کو باتیں کرنا کہتا ہے۔ اور یہ کہنا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ وہ کسی سے مخاطب بھی ہو۔ ذرا ملاحظہ ہو کہ میر جب کسی سے بات کرتا ہے تو کس طرح کرتا ہے۔

چلتے ہو تو چمن کو چلیے سنتے ہیں کہ بہاراں ہے
پات ہرے ہیں پھول کھلے ہیں کم کم باد و باراں ہے

وہ کبھی خود سے مخاطب ہوتا ہے اور کبھی کسی دوسرے سے لیکن اس کا مخاطب کوئی بھی ہو میر اسے مجبور کر دیتا ہے کہ وہ اس کی بات کو سنے اور قبول کرے۔ اس تمام بات چیت میں نہایت بے تکلفی کا انداز ہوتا ہے اور ایک اپنائیت کا احساس جاگتا ہے۔

میر کے طرز کا بھی اپنا اک جدا رنگ ہے جس کی سطح بہت بلند ہے ان کا طرز ابتذال کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اک لطیف طرز ہوتا ہے۔

ہو گا کسی دیوار کے سائے کے تلے میر
کیا کام محبت سے اس آرام طلب کو

حال بد گفتنی نہیں میرا
تم نے پوچھا تو مہربانی کی

میر نے اپنے کلام میں خوبصورت تشبیہات واستعارات کا استعمال نہایت سلیقے سے کیا ہے اور نہایت فنکارانہ طریقے سے ان میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہے

کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

ان کے انداز میں اک نغمگی اور ترنم کا احساس ہوتا ہے۔ وہ سیدھے سادھے نرم و ملائم الفاظ کا استعمال و تکرار اس خوش اسلوبی و مہارت سے کرتے ہیں کہ ان میں اک موسیقی پیدا ہو جاتی ہے جو چشموں کی آہستہ روا اور سبک خرام پانی میں پائی جاتی ہے۔

پتا پتا، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اس شہنشائے سخن کو آج ہم سے رخصت ہوئے تقریباً ایک سو اٹھاسی برس بیت چکے ہیں مگر آج بھی ان کا یہ کہا کتنا درست ہے کہ

پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ
مدت رہیں گی یاد یہ باتیں ہماریاں

ان باتوں کا مزید نمونہ پیش کرنے سے قبل آپ کی خدمت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اردو کلاس میں بیان فرمودہ ذکر میر پیش خدمت ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ۔

"میر کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے سے اس طرح اونچے نکلے ہیں کہ زمانہ بہت نیچے دکھائی دیتا ہے۔ اونچا بھی اور آگے بھی نکل گئے۔ میر کے شعر پڑھیں گے تو لگتا ہے۔ آج ہی کسی نے کہے ہیں۔ زبان ایسی چست اور ایسی اعلیٰ درجے کی کہ انسان یہ سوچتا بھی نہیں کہ اتنے پرانے زمانے کی اردو اتنی اچھی ہو گی۔ تو بعض لوگ زمانہ بناتے ہیں۔ زمانہ ان کو نہیں بناتا۔ میر تقی میر ان شاعروں میں سے تھے۔ جن کو زمانے نے نہیں بنایا۔ انہوں نے زمانہ بنایا ہے۔ اردو کے اوپر اپنی ایک چھاپ ڈالی ہے۔ اور وہ پھر کبھی نہیں مٹ سکتی۔ جو مرضی آ جائے جتنے چوٹی کے شاعر آ جائیں۔ مگر میر تقی میر نہیں بن سکتا۔ ذوق کہتا ہے۔

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

چوٹی کے شعراء نے بڑا زور مارا ہے کہ میر بن سکیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میر کی باتیں ہی الگ اس کے چٹکلے ہی الگ۔ ہر مصرع عجیب طرح سے بولتا ہوا زندہ ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میر کے اوپر ایک دن اردو کلاس ہو جائے۔ صاحبزادی فائزہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میر تقی میر کا پروگرام تم نے بنانا ہے اسی طرح کسی نہ کسی شاعر کا ذکر ہوتا رہے گا تاکہ آپ لوگوں کو اردو زبان کا چسکا تو پڑے۔
(الفضل 20- نومبر 1998ء)

نمونہ کلام

تھا مستعار حسن سے اس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا

مجھکو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب میں نے
درد و غم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

میر ان نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 5

غزل

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں! خوش رہو' ہم دعا کر چلے
جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اُس عہد کو اب وفا کر چلے
شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے
وہ کیا چیز ہے آہ جس کے لئے
ہر اک چیز سے دل اٹھا کر چلے
کوئی ناامیدانہ کرتے نگاہ
سو تم ہم سے منہ بھی چھپا کر چلے
بہت آرزو تھی گلی کی تری
سو یاں سے لہو میں نہا کر چلے
دکھائی دیئے یوں کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے
جبیں سجدے کرتے ہی کرتے گئی
حق بندگی ہم ادا کر چلے
پرستش کی یاں تک کہ اے بت تجھے
نظر میں سبھوں کی خدا کر چلے
نہ دیکھا غم دوستاں شکر ہے
ہمیں داغ اپنا دکھا کر چلے
گئی عمر در بندِ فکرِ غزل
سو اس فن کو ایسا بڑا کر چلے
کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میرؔ
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

☆......☆......☆......☆

طب و صحت

ایڈز اور ٹی بی کا حملہ

کچھ عرصہ پہلے تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ افریقہ میں عام تباہی پھیلانے کے بعد ایڈز کی بیماری اب ایشیا میں بھی اپنا جال پھیلا رہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ پاکستان کے لئے کم از کم یہ خوشخبری سنائی جاتی تھی کہ ہمارے ملک میں اس کا پھیلاؤ اس حد تک نہیں جتنا کہ ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں پایا جاتا ہے بلکہ خیال کیا جاتا تھا کہ شائد پاکستان کافی حد تک اس سے بچا ہوا ہے۔ شائد اب بھی یہ صورت حالات بھارت کے مقابلہ میں کسی حد تک صحیح ہو لیکن اخباری اطلاعات کے مطابق اب ایڈز کے مریضوں کی تعداد پاکستان میں دن بدن تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور ایڈز کے بیماروں کی تعداد پچاس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

ایڈز سے بھی کہیں زیادہ ٹی بی کا پھیلاؤ پاکستان میں تیزی سے بڑھ رہا ہے اور افسوس ناک اطلاع یہ ہے کہ وہ دوائیں جو پہلے ٹی بی کے علاج میں تیر بہدف سمجھی جاتی تھیں اب بے اثر ہوتی جا رہی ہیں اور ٹی بی کے ایسے جراثیم پرورش پا رہے ہیں جن پر موجودہ دوائیں کوئی اثر نہیں کرتیں۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن جو کہ اقوام متحدہ کا صحت کے متعلق ادارہ ہے اس نے بھی ایشیائی ملکوں میں ان دونوں بیماریوں کے تیزی سے پھیلنے کے خدشہ کا اظہار کیا ہے۔ بنکاک میں ہونے والی ایک پھیپھڑوں کی بیماریوں کے متعلق بین الاقوامی کانگرس جس میں 90 ملکوں کے پندرہ سو ماہرین نے حصہ لیا' نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ کانگرس اس علاقہ کے پھیپھڑوں کے امراض کے علاج کے ماہرین کا دس سال بعد ہونے والا اجتماع تھا۔ اس میں بتایا گیا کہ افریقہ کو تباہ و برباد کرنے کے بعد اب یہ دونوں بیماریاں ایشیا پر حملہ آور ہو چکی ہیں۔ اس ریجن کے بہت بڑے بڑے علاقے اور ملک ٹی بی کی متعدی بیماری کی زد میں آ چکے ہیں۔ اور اس بیماری کی وجہ سے بیس سے تیس لاکھ انسان ہر سال موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ بہت سارے ماہرین نے اس بات کا اظہار کیا کہ ٹی بی کے پھیلنے کی بڑی وجہ ایڈز کا اس علاقے پر حملہ ہے کیونکہ ایڈز کی بیماری کے نتیجہ میں انسان کی قوت مدافعت کمزور یا ختم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں ٹی بی کے جراثیم آسانی سے انسانی جسم پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں نہ تو پبلک اور نہ ہی صحت کے ادارے اس پر پوری توجہ دے رہے ہیں' غربت' جہالت' پانی اور خوراک کی اشیا میں ملاوٹ اور آلودگی نے اس خطرے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ حالانکہ اگر ایڈز کے متعلق ایک کھلی پالیسی اختیار کی جائے اور اس کی ٹیسٹنگ کی طرف عام توجہ دی جائے تو شائد اس کے نتیجہ میں ٹی بی پر بھی کنٹرول کرنا آسان ہو سکے۔ کیونکہ جب کوئی بیماری یا برائی بڑھ کر معاشرے پر قابو پالے تو اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ شروع میں اس کو ختم کرنا عام طور پر آسان ہوتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31926 میں نسیمہ شاہین زوجہ محمد اسد اللہ صاحب قوم چانڈیو پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیور طلائی 68 گرام مالیتی -/37200 روپے۔ 2- مکان پختہ واقع قمر آباد مالیتی -/80000 روپے۔ 3- پلاٹ مع مکان واقع قمر آباد مالیتی -/10000 روپے۔ اور نقد رقم -/9000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیمہ شاہین ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد وصیت نمبر 16909 گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31927 میں محمد رضا اللہ ولد محمد اسد اللہ صاحب قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/1000 روپے اور شرعی حصہ از ترکہ والدہ محترمہ طلائی زیور ساڑھے بارہ گرام مالیتی -/....... اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رضا اللہ ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد وصیت نمبر 16909 دادا موصی گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196۔

مسل نمبر 31928 میں امتہ الرفیق بنت عبدالہادی ساجد صاحب قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی 10 گرام مالیتی -/...... اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرفیق ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد والد موصیہ وصیت نمبر 16909 گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196 برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31929 میں امتہ الشفیق بنت عبدالہادی ساجد قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 10 گرام مالیتی...... اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الشفیق ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد وصیت نمبر 16909 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196 برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31930 میں قرۃ العین بنت عبدالہادی ساجد قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 10 گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قرۃ العین ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالہادی ساجد وصیت نمبر 16909 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون
خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

ایک سال سے اوپر ہو گیا ہیں بیمار اور کراچی میں زیر علاج ہوں مگر نہ پوری طرح کھانسی کو آرام آیا ہے۔ نہ گلا ٹھیک ہوا ہے کہ بول سکوں نہ کانوں کی سماعت بحال ہوئی ہے بلکہ اب ٹانگوں سے چلنا بھی بغیر سہارے کے مشکل ہے احباب جماعت سے میری صحت کاملہ اور سلسلہ کی خدمات کی ادائیگی کے قابل ہونے کی دعا کی تحریک ہے میری اہلیہ صاحبہ بھی نسیان کی مریضہ ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتے ہیں۔

میرا نواسہ میرو احمد ابن عزیزم مکرم قمر احمد عامر مربی سلسلہ راجن پور شہر عمر ایک سال سر کے بل گر گیا ہے۔ دماغ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ چھ گھنٹے ہسپتال میں آکسیجن لگی رہی۔ اب آکسیجن تو اتر گئی ہے۔ کچھ ہوش میں ہے مگر پہچاننے کی قوت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم محمد شفیق طاہر صاحب حلقہ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ کے والد محترم محمد شریف بھٹی صاحب عرصہ تین سال سے دمہ کے مرض میں مبتلا ہیں کوئی افاقہ نہیں۔

○ محترم سردار محمد احمد صاحب درویش حال لندن تراویح کے دوران ہارٹ اٹیک ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔

اسی طرح مکرم نصیر احمد ڈوگر صاحب پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

احباب محتاط رہیں

○ محمد افضل نامی ایک شخص جو خود کو احمدی کہتا ہے اور سول ڈیفنس لاہور میں ملازم ہے۔ مکرم امیر صاحب ضلع ڈیرہ غازی خاں کا ایک جعلی تعارفی خط لے کر جماعتوں میں مختلف بہانوں سے فراڈ کر کے رقوم بٹور رہا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

☆☆☆☆☆

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

○ مورخہ 24 تا 30 جنوری 99ء ہفتہ تربیت منایا جا رہا ہے اس کا بڑا مقصد رمضان المبارک کی بیداری کو جاری رکھنا ہے۔ خصوصاً نمازوں کے قیام روزانہ تلاوت قرآن کریم اور خطبات حضور انور میں حاضری کی طرف توجہ دیں۔ براہ کرم بھرپور انداز میں ہفتہ منا کر اپنی رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

(معتمد)

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ مورخہ 99-2-7 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند حضرات ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ابن چوہدری مبارک علی صاحب آف کتیالیہ ضلع انبالہ حال احمد نگر مورخہ 18- دسمبر 1998ء کو بوجہ برین ہیمبرج الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔

مرحوم نے 63 سال عمر پائی اور چالیس برس سے زائد عرصہ زندگی جماعتی دفاتر میں خدمات میں گذاری۔

مرحوم 31- مئی 1995ء کو دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے ریٹائر ہوئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 20- دسمبر 1998ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے قبرستان عام میں دعا کروائی۔

مرحوم نے بوڑھے والد اور بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے

بقیہ صفحہ 1

پر نہایت محبت بھرے الفاظ میں آپ کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا نماز جنازہ حاضر ہو گی حضرت قاضی عبدالسلام صاحب کی۔ چھیانوے سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی ہے بہت پرانے (رفیق) تھے اس بات پر فخر تھا کہ تین دفعہ میرا نام حضرت مسیح موعود نے لیا۔ ان کی پھوپھی تھیں امۃ الرحمن جو بھی رشتہ تھا۔ وہ بھاگی پھرتی تھیں چھوٹی تھیں اوپر نیچے جایا کرتی تھیں اور بے تکلفی سے مسیح موعود سے باتیں کر لیا کرتی تھیں۔ انہوں نے نام رکھنے کی درخواست کی کئی دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا عبدالسلام، پھر گئیں کہ یہ تو فلاں کا بھی میرے رشتہ دار کا نام ہے آپ نے کہا ہو گا وہ اپنے باپ کا بیٹا ہے یہ اپنے باپ کا عبدالسلام۔ تو قاضی صاحب اس بات پر بڑے خوش تھے کہ میری تو زندگی بن گئی مجھے مسیح موعود نے تین دفعہ عبدالسلام کہا ہے تو ساری زندگی ان کی سلامتی کے ساتھ ہی گزری ہے۔

بعد ازاں نماز ظہر سے قبل حضور انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور لندن کے احمدیہ قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ متقی پرہیزگار، تہجد گذار غریبوں کے ہمدرد اور پر جوش داعی اللہ تھے۔ مالی تحریکات میں نمایاں اور خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ احباب کرام سے حضرت قاضی صاحب کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

کے پڑھا تھا اور میاں عبدالعزیز صاحب۔ مغل خلف حضرت میاں چراغ دین صاحب جن کے مکان مبارک منزل لاہور میں مجھے سالہاسال تک درس قرآن دینے کا موقعہ ملا اور میاں تاج دین صاحب موچی دروازہ لاہور کے تھے۔ یہ چاروں احباب میری عیادت کے لئے تشریف لائے تھے۔

انہوں نے مبلغ پونے تین صد روپیہ کی رقم میرے پیش کی جب انہوں نے یہ رقم دی تو میں سمجھ گیا کہ یہ رقم بھی اسی ہستی کی غیبی تحریک کے سلسلہ میں مجھ تک پہنچی ہے جس نے سیالکوٹ کے ایک صاحب کو رقم دینے کی تحریک فرمائی تھی اور اصل میں یہ سب کچھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی برکت دعا اور توجہ کا فیضان تھا جو قدرت کی عجیب در عجیب تحریکوں کے ذریعہ ظہور میں آیا۔

(حیات قدسی جلد 3 ص 102)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 4

صورت ہو گی۔ حضور نے فرمایا ہر شخص کے معاملات میں الگ الگ فیصلہ ہو گا۔

ایک صاحب نے سوال کرنے سے پہلے معافی مانگی کہ گزشتہ سیشن میں انہوں نے سوال کرتے ہوئے حضور کی قطع کلامی کی گستاخی کی تھی۔ حضور نے فرمایا اگر ایسی بات ہوتی تو میں خود آپ کو متوجہ کر دیتا۔ آپ سوال کریں۔ سائل نے کہا کہ ابھی حضور نے فرمایا ہے کہ لڑکی اگر چپ رہے تو اس بات کو اس کا اقرار سمجھنا چاہئے جبکہ ہمارے معاشرے کی تربیت یہ ہے کہ بڑوں کے آگے بولنے کی بجائے چپ رہا جاتا ہے تب کیسے پتہ چلے گا۔ حضور نے فرمایا لڑکی اپنی ماں کو بہنوں کو یا سہیلیوں کو بتا سکتی ہے۔ اس طرح سے ناپسندیدگی کا علم ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض دفعہ ایسی بھی صورت ہوئی کہ لڑکی نے براہ راست مجھے اطلاع دی کہ میرا نکاح میری مرضی کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس پر میں نے فوراً نظارت اصلاح و ارشاد کے توسط سے اس کے باپ کو یہ رشتہ کرنے سے منع کر دیا۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ جو ذکر فرمایا گیا ہے کہ انسانوں کی صف لپیٹی جائے گی اور دوسرے لوگ آجائیں گے تو اس وقت انسانوں کی نوع کاربن Based ہے۔ جبکہ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ سیلیکون Based انسان بھی ہو سکتے ہیں۔ اس بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس بارے میں تفصیلی بحث میری اس کتاب میں گزر چکی ہے جس کا حوالہ میں نے دیا ہے۔ یہ امکانات موجود ہیں کہ نئی لائف فارم یعنی زندگی کی ایسی نئی شکل پیدا ہو جائے کہ اس پر رسول کریم ﷺ کی شریعت کا اطلاق ممکن نہ ہو۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت بکریوں پر لاگو نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ان کو استطاعت ہی نہیں کہ اس پر عمل کر سکیں۔ اب اگر انسانوں کی بھی نوع بدل جائے تو اللہ نے جو شریعت نافذ کی ہے اس کی منسوخی مراد نہ ہو گی یعنی شریعت تو ہو گی مگر اس کا اطلاق نہ ہو سکے گا۔ سیلیکون Based انسان سجدہ نہیں کر سکے گا۔ میاں بیوی کے اختلاط وغیرہ کے مسائل اطلاق نہیں پا سکیں گے۔ اس وقت زندگی کا جو وجود ہو گا اس کی شکل اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہم نہیں جانتے۔ تاہم ایک بات واضح ہے کہ اللہ ان سے جو چاہے گا وہ ان باتوں کا زیادہ ذمہ داری سے انجام دیں گے۔

جرمنی سے آمدہ ایک سوال مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پڑھ کر سنایا۔ اس میں ذکر تھا کہ حضور نے ایک گزشتہ درس میں فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے والدین کی عزت و احترام کے بارے میں کوئی سبق نہیں دیا۔ جبکہ متی میں والدین کی عزت کے بارے میں بیان موجود ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس حوالے کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس وقت میرے علم میں تھا۔ یہ بات میں اب بھی یقینی طور پر کہہ رہا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں ایسی کوئی بات نہیں۔ جو بات سوال کرنے والے نے بیان کی ہے وہ عیسیٰ کی تعلیم نہیں ہے بلکہ عہد نامہ قدیم کے ایک ارشاد کا حوالہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے عہد نامہ قدیم کی کئی عبارتوں کا حوالہ پڑھ کر سنایا جن میں یہ درج ہے کہ جو ماں باپ کی اطاعت نہ کرے یا ان کو مارے اس کو جان سے مار دیا جائے۔ حضور نے فرمایا حضرت عیسیٰ نے کبھی اس تعلیم پر عمل کرنے کو نہیں کہا۔ اگر اس پر عمل ہوتا تو آج سارا مغرب خالی ہو جائے گنتی کے چند آدمی باقی بچیں گے جو ماں باپ کی عزت کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کی تعلیمات کا حوالہ دوسروں کو الزامی جواب دینے کے لئے دیا ہے۔ کہ تمہاری تعلیم تو تم کو یہ کہتی ہے۔ پھر تم اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ماں باپ کی عزت کرنے کے لئے جو قرآن کریم کی تعلیم بہت ہی عظیم الشان ہے۔ اس کو بائبل کی تعلیم سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25۔جنوری۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
26۔جنوری غروب آفتاب۔ 5-37
27۔جنوری طلوع فجر۔ 5-38
27۔جنوری طلوع آفتاب 7-03

عالمی خبریں

شمالی کوریا کا مطالبہ

شمالی کوریا نے مطالبہ کیا ہے کہ جنوبی کوریا میں تعینات 37۔ ہزار امریکی فوجیوں کو واپس بلا لیا جائے۔ امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان زیر زمین تجربہ گاہ کے معائنے کے بارے میں دوبارہ بات چیت شروع ہو گئی۔ واشنگٹن اور نیویارک میں ہونے والی بات چیت میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ شمالی کوریا نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ حملہ کر کے سوشلسٹ نظام کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ کے اقدامات بیانات اور رویے سے امریکہ چین شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان ہونے والے مذاکرات متاثر ہو سکتے ہیں۔

عراق کا عربوں سے مطالبہ

عراقی وزیر خارجہ نے عرب ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف سخت رویہ اختیار کریں۔ عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس مصر میں ہو رہا ہے۔

پوری دنیا کی ضرورت

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ امن فلسطینیوں اور عربوں کے علاوہ پوری دنیا کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے مصر کے صدر حسنی مبارک سے بات چیت کے بعد کہا کہ ہم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ امن مشن کو کس طرح بچایا جائے۔

داڑھیوں کا مسئلہ

طالبان کے وزیر نے کہا ہے کہ حکومت نے داڑھی منڈوانے یا کم کرنے والے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ انہوں نے اسلامی دنیا کے حکمرانوں پر سخت تنقید کی کہ وہ داڑھی نہ رکھ کر اسلامی قوانین کا مذاق اڑا رہے ہیں انہوں نے دعویٰ کیا کہ طالبان نے افغانستان میں حقیقی اسلامی شریعت کا نظام نافذ کیا ہے جہاں شرعی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دی جاتی ہے۔

افغانستان پر امریکی حملے کی تیاریاں

امریکہ نے افغانستان پر ایک بڑا حملہ کرنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس ضمن میں امریکہ نے اپنے 5 باک طیارے افغانستان کی سرحد سے 80 کلومیٹر دور تاجکستان میں پہنچا دیے ہیں۔

62 عراقی فوجیوں کی ہلاکت

عراق نے بتایا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے حملوں کے دوران عراق کے 62 فوجی اور 600 دیگر اعلیٰ احکام اور عام شہری ہلاک ہو گئے۔

انڈونیشیا میں الیکشن

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ میں الیکشن کے بلوں پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ ملک میں عام انتخابات 7۔جون کو متوقع ہیں۔ اہم موضوع یہ ہے کہ سرکاری ملازم انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ فوج کے کردار کے بارے میں بھی نئے سرے سے فیصلہ کیا جائے گا۔ سابق صدر سوہارتو کے 32 سالہ دور میں فوج کو اقتدار میں کلیدی حیثیت رہی تھی۔

نوفلائی زون کی زبردستی

عراق نے نو فلائی زون زبردستی مسلط کئے جانے پر سلامتی کونسل سے سخت احتجاج کیا ہے۔ عراقی وزیر خارجہ نے سلامتی کونسل کے نام لکھے جانے والے خط میں کہا ہے کہ اگست 98ء سے لے کر گذشتہ سال کے اختتام تک عراقی فضائی حدود کی نو ہزار چار سو اٹھائیس بار خلاف ورزی کی گئی۔

ملکی خبریں

الطاف کو سیاسی پناہ

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کو حکومت برطانیہ نے سیاسی پناہ دے دی ہے جس کے تحت ان کو برطانیہ میں قیام کے سب حقوق حاصل ہوں گے۔ اس برطانوی فیصلے پر پاکستان نے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا کہ جنرل پنوشے کو سیاسی پناہ نہ دینے والے برطانیہ نے بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے کو رہنے کی اجازت دے دی۔ دوہرا معیار ترک کیا جائے۔ انسانی حقوق دہشت گردی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر دوہرے معیار کی مذمت کرتے ہیں۔ کل اسامہ بن لادن سیاسی پناہ کی درخواست دے تو برطانیہ کا رد عمل کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ضروری سمجھا تو برطانیہ سے باضابطہ احتجاج کریں گے۔ برطانوی عدالتوں سے بھی رجوع ہو سکتا ہے۔

اکاؤنٹس بحال نہیں ہوں گے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ فارن کرنسی اکاؤنٹس بحال نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ایل سی کھولنے کی شرح میں زر مبادلہ کے 20 فیصد کی بجائے 10 فیصد کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں زر مبادلہ کے ذخائر ڈیڑھ ارب ڈالر ہو گئے ہیں۔ روپے کی قیمت کم نہیں ہو گی۔

کسی کو معاف نہیں کریں گے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ کسی بااثر ملزم کو معاف نہیں کریں گے۔ قانون کے مطابق سب کو سزا ملے گی۔ وزیر اعظم آئندہ کھلی کچہری میں خود شکایات سنا کریں گے۔ تھانہ اٹھارہ ہزاری کے ایس ایچ او اور سات پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا۔

بے نظیر کراچی پہنچ گئیں

محترمہ بے نظیر بھٹو غیر ملکی دورے کے بعد کراچی پہنچ گئیں۔ وہ حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لئے سیاسی رابطے شروع کریں گی۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ تحریک صوبہ سرحد سے شروع ہو گی۔ تحریک کا آغاز 26۔جنوری کو ملتان سے ہو گا۔

حیدر آباد میں بم دھماکے

حیدر آباد میں بم دھماکوں اور فائرنگ سے ایک خاتون جاں بحق ہو گئی۔ پولیس نے لیاقت کالونی میں محمدی مسجد پر چھاپہ مارا۔ اسلحہ برآمد ہونے پر 12۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مسجد کے مورچوں سے پولیس پر فائرنگ کی گئی۔ لیاقت کالونی گراؤنڈ کے قریب فائرنگ کے نتیجے میں ایک عورت ہلاک ہو گئی۔ اس کے بعد پولیس نے محمدی مسجد پر چھاپہ مارا۔ قائد آباد میں دستی بموں کے دھماکوں کے بعد بازار بند ہو گیا۔ اور علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

بھاری مینڈیٹ کی وجہ

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ الیکشن 1997ء میں دھاندلی نہیں ہوئی۔ نواز شریف کو بھاری مینڈیٹ جماعت اسلامی کی وجہ سے ملا۔

صدر کے بیٹے پر الزام

صدر مملکت رفیق تارڑ کے بیٹے پر شراب نوشی کا الزام لگانے والے پولیس افسران ایس پی صدر اور ڈی ایس پی اقبال ٹاؤن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چند روز قبل ایس ایس پی لاہور کی پریس کانفرنس میں صدر ڈویژن پولیس نے ڈاکٹر عامر تارڑ سے گاڑی چھیننے والے ملزم پیش کئے ملزمان نے بتایا کہ جب انہوں نے ڈاکٹر عامر تارڑ سے گاڑی چھینی اس وقت وہ نشے میں تھے۔ ڈاکٹر عامر تارڑ کا کہنا ہے کہ جن ملزمان کو پیش کیا گیا ہے وہ اصل ملزم نہیں ہیں۔ اس خبر کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے صدر مملکت سے ملاقات کی اور ملاقات کے بعد دونوں پولیس افسران کو فوری طور پر تبدیل کرنے کے احکامات جاری کر دیے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نادر ہی گارنٹی ہے
سلطان گولڈ سمتھ
گلی کے اندر ہے
لوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
زیورات کی واپسی
پر کاٹ نہیں لی جاتی
رہائش 992-4524-2
دوکان 0092-4524-212974PP

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور
احسان ایگریکلچرل فارم لاہور کے لئے ایک محنتی دیانت دار ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے جو جدید زرعی آلات کے استعمال کرنے اور دیگر فصلوں کے علاوہ آلو کی فصل کاشت کرنے کا تجربہ رکھتا ہو"
ضرورت مند احباب بذریعہ خط رابطہ کریں اور اپنے مکمل کوائف درج فرمائیں انشاء اللہ آپ کو گھر اطلاع کر دی جائیگی
رابطہ:- سردار انوار الغنی
H-15 ماڈل ٹاؤن لاہور

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
7223347-7231347-7354873

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
212508 - 212626